اہل طریقت کا ترجمان

مجلہ آئینہ کرم

منگانی شریف (جھنگ)



شمارہ نمبر

24

اہل طریقت کا ترجمان

مجلہ آئینۂ کرم

منگانی شریف (جھنگ)

شمارہ نمبر 24

جمادی الثانی 1430ھ — جون 2009ء



فہرست

رابطہ برائے خط و کتابت:
قادریہ آرگنائزیشن دربار کرم طاہر آباد (منگانی شریف)
چک نمبر 171 ڈاک خانہ 214 تحصیل وضلع جھنگ

پوری کائنات کے لئے دعوتِ رحمت بلکہ رحمتِ حق ہیں۔ اپنوں کو آپ ﷺ عبادت کے غرور سے بچاتے ہیں اور عبادت سے محروموں کو رحمت کا تصور دیکر عبادت کے قریب لاتے ہیں۔ فریاد کرنے والوں کو رحمت کے حصول کا حق عطا فرماتے ہیں۔ جس کو رحمت کا حق مل گیا۔ اُسے رسولِ رحمت کے دامنِ کرم میں پناہ مل گئی، جسے حضور رحمت للعالمین ﷺ کے دامنِ کرم میں پناہ مل گئی اُس کا کام آسان ہو گیا، کامیاب ہوا، اُسے فلاح مل گئی یعنی حضور پُر نور سید المرسلین، شفیع المذنبین، رحمت اللعالمین ﷺ پر درود و سلام بھیجتے رہنا یہی اصل نسخہ ہے حصولِ رحمت کا۔ رحمت ہو ہم پر یا رحمت للعالمین، یا رحمت للعالمین۔ اے پیارے رحمتوں کے تاج والے، گنہگاروں کی لاج والے، اپنے پیاروں کے صدقے اپنا دامنِ کرم اور سایہ رحمت نصیب فرما۔ آقا ﷺ ہم کتنے خوش نصیب ہیں کہ آپ ﷺ نے ہم جیسے گنہگاروں کو اپنا امتی بننے کا شرف نصیب فرمایا۔ آقا ﷺ اسی طرح آج اپنی اُمت پر جو کسم پُرسی کے عالم میں ہے ترس فرمایئے، رحم فرمایئے۔

نسیما جانب بطحا گذر کن   ز احوالم محمد را خبر کن
غریبم یا رسول اللہ غریبم   ندارم در جہاں جُز تو حبیبم
مریض وارم در جہاں جُز تو حبیم   مگر الطاف تو باشد طبیبم
بدی۔ نازم کہ ہستم اُمتی تو   گناہگارم و لیکن خوش نصیبم

آمین بجاہِ سید المرسلین رحمت للعالمین

حضرت شیخ مخدوم سید عبدالرزاق الگیلانی القادری المعروف حضرت شاہ چراغ لاہوری قدس سرہٗ

ابوالحسن پیر محمد طاہر حسین حنفی القادری

قافلہ سالارِ غوثیہ، چراغِ حق نُما   نُورِ جانِ مصطفیٰ، شہزادۂ آلِ عبا
دلبرِ شیرِ خُدا، دلبندِ حسنِ مجتبیٰ   سیدِ عالم شہِ عبدالرزاق راہنما
جد اقطابِ جہاں، اولادِ فخرِ روزگار   سلسلۂ نُور ہے از ابتداء تا انتہا
سیدہ زہرہؓ کے خونِ پاک کا اعجاز ہے   ہر نفس سے آرہی ہے کلمۂ حق کی صدا
نوشۂ بغداد ہے قُطبِ عروس البلاد   جنکی ضُو سے ہیں ہزاروں عارف و حق آشنا
زُہد و تقویٰ، فقر و استغنا، جن کا بے مثال   بادشاہِ وقت کی لائے نہ خاطر التجاء
سلطنت جاہ و حشم سے کچھ غرض رکھتے نہیں   جن کے سَر پر ہے سندِ الفقر و فخری کی ردا
خاندانِ غوث بالا پیر کا شجرہ نسب   چار دانگ عالم میں شاہا آپ سے آگے چلا
اے مربے جلی و اُوچی اور ناگوری پیا   سنگھرہ، لاہور میں ہر جا تمہارا در کھلا
والیِ بغداد کی نظرِ کرم ہر گام پر   شام، ہندو پاک میں یہ کارواں جس جا رُکا
کوئی بھی خالی نہ لوٹا آج تک دہلیز سے   قادری فیضان کا دریا ہمیشہ بہہ رہا
لے کے گلہائے عقیدت آپ کے دربار میں   آپ کے قدموں میں شاہا آپ کا خادم کھڑا
ہوں غلام ابنِ غلام ابنِ غلام ابنِ غلام
بندگانِ در میں طاہر بھی ہے اک ادنیٰ گدا

قطبِ وقت

سیدی عبدالسلام مشیش رضی اللہ عنہ

افتخار احمد حافظ قادری (راولپنڈی)

مورو کو (MORROCCO) شہر تتوان سے جنوب مشرق کی طرف ایک طویل پہاڑی سلسلہ کے درمیان ایک اونچے پہاڑ جبلِ علم (Mount Alam) کی چوٹی پر قطبِ وقت سیدی عبدالسلام مشیش رضی اللہ عنہ کا مزار مبارک ہے۔ پورے سفرِ مورو کو کے دوران ہم اس نتیجے پر پہنچے کہ یہاں کے لوگوں کو اور کسی شخصیت کے مزار کے بارے میں معلومات ہوں یا نہیں لیکن انہیں حضرت مولای ادریس، حضرت مولای عبدالسلام مشیش اور سیدی محمد بن سلیمان الجزولی رحمۃ اللہ علیہم کے مزارات مبارکہ کے بارے میں ضرور علم ہوتا ہے۔ اس سے ان شخصیاتِ مبارکہ کی عظمت، شہرت اور ان سے عقیدت و محبت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

شہر فاس کی زیارات کے بعد اس عظیم مقام مقدس پر حاضری کے لئے ہم بذریعہ ٹرین "العصر الکبیر مولای مھدی" پہنچے اور یہاں سے ٹیکسی میں سوار ہو کر العرائش شہر پہنچے۔ العرائش سے جبلِ علم کا فاصلہ 110 کلومیٹر ہے اور تقریباً پہاڑی علاقے میں شمار ہوتا ہے۔ العرائش پہنچنے تک شام ہو چکی تھی۔ اس لئے مناسب سمجھا کہ رات العرائش میں گزار کر علی الصبح جبلِ علم کی طرف روانہ ہوں۔ دوسرے دن بروز اتوار 18 نومبر 2007ء نمازِ فجر کی ادائیگی اور ناشتہ کے بعد ایک ٹیکسی والے سے بات طے کر کے جبلِ علم کی طرف روانہ ہوئے۔ راستے میں چھوٹی چھوٹی آبادیاں بھی ملیں۔ لیکن اکثر علاقہ غیر آباد اور چٹانوں پر مشتمل تھا۔ ٹریفک بھی بہت کم نظر آئی۔

حضرت سیدنا عبدالسلام مشیش کی ولادت باسعادت جبلِ علم کے قریب "قبیلہ بنی عروس" میں ہوئی۔ آپ کا شجرہ نسب سیدی مولای ادریس سے ہوتا ہوا حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ سے جا ملتا ہے۔ اس لئے آپ الادریسی الحسنی بھی کہلاتے ہیں۔ 16 برس کی عمر میں طلب علم کی خاطر گھر سے روانہ ہوئے۔ آپ کے پہلے استاذ و مرشد شیخ عبدالرحمن المدنی الزیات رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ جن کی زیرِ تربیت آپ مدینہ منورہ میں مقیم رہے۔ حضرت شیخ عبدالرحمن المدنی آپ سے فرمایا کرتے تھے کہ آپ عبادت میں مصروف رہا کریں جب فارغ ہوں گے تو کھانا تیار پائیں گے۔ ایک رات اس کھانے کے بارے میں آپ متفکر تھے کہ آپ کے سامنے آپ کے مرشد ظاہر ہوئے اور فرمایا بلا خوف و خطر اس کھانے کو تناول کرو کیونکہ آپ بھی اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں ہو۔ کچھ عرصہ بعد آپ وطن واپس روانہ ہوئے، دوران بجائیہ میں مشہور اندلسی صوفی سیدی ابو مدین شعیب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حا

ئے جن سے بیعت ہونے کے بعد درسِ طریقت حاصل کیا اور وطن واپس ریف لے آئے۔ واپس آکر اپنی خانقاہ میں زہد و ریاضت کی زندگی بسر کرنے لگے۔ آپ کا ارشادِ مبارک ہے کہ ہمیشہ خالق کی محبت میں گم رہو۔ مخلوق سے رابطہ کھنے کی بجائے ہمیشہ اللہ تبارک وتعالیٰ سے مضبوط رابطہ رکھو اور اس کی رضا کے لب رہو۔ حضرت سیدنا عبدالسلام مشیش کی شہرت اپنے قبیلے کی حدود سے نکل کر ارے شمالی مراکش میں پھیل گئی۔ پھر آپ ممالکِ مغرب میں اسی پائے کے سب مانے گئے جیسے مشرق میں سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ مانے جاتے ہیں۔ وہی قُطبِ وقت تھے کہ جن کی تلاش میں سیدنا ابوالحسن الشاذلی رضی اللہ عنہ نے بلادِ مشرق سفر فرمایا اور جب آپ کی ملاقات حضرت شیخ ابوالفتح الواسطی سے ہوئی تو انہوں نے آپ سے فرمایا کہ تم قُطبِ وقت کی تلاش میں یہاں آئے ہو جب کہ وہ تمہارے ک میں موجود ہے۔ سیدنا ابوالحسن الشاذلی پہاڑ کی چوٹی پر مقیم قُطبِ وقت سے قات کیلئے اوپر چڑھنا شروع ہوئے تو سیدنا عبدالسلام مشیش نے اپنی خانقاہ سے ہر نکل کر آپ کا استقبال کرتے ہوئے آپ کا پورا سلسلۂ نسب بیان کر دیا۔ پھر فرمایا م ہمارے پاس بحیثیت ایک فقیر آئے ہو تو اس فقر کے عوض تم نے دنیا و آخرت کی ولت حاصل کر لی ہے۔ پھر سیدنا ابوالحسن الشاذلی نے آپ سے بیعت کی سعادت اصل کی۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں کئی روز تک آپ کے پاس مقیم رہا اور آپ کی صوصی توجہات اور فیوضات و برکات سے مجھے نورِ بصیرت عطا ہوا۔ سیدنا ابوالحسن شاذلی فرماتے ہیں کہ اسی قیام کے دوران سیدی عبدالسلام مشیش کی بہت سی کشف کرامات کا بھی مشاہدہ کیا اور مجھے قُطبیت کے منصب پر فائز ہونے کی بشارت دی ور فرمایا کہ اے علی! تم افریقہ کی طرف کوچ کر جاؤ۔ میں نے آپ کی خدمت میں عرض کیا کہ سفر سے پہلے مجھے وصیت فرمائیں جس پر سیدی عبدالسلام مشیش نے فرمایا اے علی! اللہ، اللہ ہے اور لوگ، لوگ ہیں، ان کے ذکر سے اپنی زبان کو بچانا، خداوند تعالیٰ کی یاد کو ہر وقت دل میں بسائے رکھنا، لوگوں پر توکل نہ کرنا، اپنے فرائض کی پابندی کرنا، خلقِ خدا کی طرف توجہ مت کرنا حتیٰ کہ خداوند تعالیٰ کی طرف سے تمہیں ایسا کرنے کا حکم نہ مل جائے۔ خداوند تعالیٰ کی رہنمائی ہمیشہ تمہارے ساتھ ہوگی۔

سیدی عبدالسلام مشیش ہمیشہ تلقین فرمایا کرتے تھے کہ قوانینِ شریعت پر عمل کرو، گناہ سے بچو، تمام دنیاوی خواہشات سے دل کو دور رکھو، جو کچھ اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے آئے اسے خوشی سے قبول کرو، خداوند تعالیٰ کی محبت کو ہر چیز سے مقدم جانو۔

ہم جس گاڑی پر جبلِ علم کی طرف سفر کر رہے تھے اس کا ڈرائیور بھی بہت اچھا آدمی تھا۔ دورانِ سفر وہ بھی ہمیں اس مقامِ مقدس کے حوالے سے معلومات فراہم کرتا رہا۔ تقریباً دو گھنٹے میں ہم جبلِ علم کے قریب پہنچ گئے۔ گاڑی کھڑی کی اور جیسے ہی پہاڑ کے اوپر چڑھنا شروع کیا تو میں 800 سال قبل کے ماحول میں جا پہنچا کہ وہ کیا عجب منظر ہوگا جب سیدنا ابوالحسن الشاذلی رضی اللہ عنہ قُطبِ وقت کی ملاقات کے لئے اسی بابرکت پہاڑ پر چڑھ رہے ہوں گے اور قُطبِ وقت اپنی غار سے نکل کر اس حسنی شہزادے کے استقبال کے لئے نیچے کی طرف اتر رہے ہوں گے۔ ابھی انہی خیالوں میں محو تھا کہ سامنے آپ کا مزار مبارک نظر آیا۔ جس کو شاہ بلوط کے طویل العمر درخت کی شاخوں نے گھیر رکھا ہے۔ آپ کا مزار مبارک ایک مختصری چار دیواری کے اندر ہے جو قدیم پتھروں سے بنی نظر آتی ہے۔ چار دیواری کے دو اطراف میں چھوٹی چھوٹی کھڑکیاں نصب ہیں۔ یہاں پر کثرت سے لوگ حاضری کے لئے آتے ہیں حالانکہ اس مشکل مقام پر پہنچنا اتنا آسان نہیں۔ لیکن یہ صرف صاحبِ مزار ہی کا تصرف ہے۔ ہم نے جتنی تعداد میں زائرین یہاں دیکھے مورو کو میں شاید ہی کسی دوسرے مقام پر دیکھے ہوں۔ چار دیواری کی ایک کھڑکی کے سامنے بیٹھ گئے، سلام پیش کیا، ختم شریف پڑھا، جن احباب نے سلام کے لئے کہا تھا، ان سب کا سلام پیش کیا۔ یہاں پر آنے والے زائرین مل کر تلاوت کرتے ہیں اور اجتماعی طور پر ذکر و فکر میں مشغول نظر آتے ہیں۔ کچھ لوگ مقامی زبان میں مختلف قسم کے نعرہ جات بھی بلند کرتے نظر آئے۔ آپ کے مزار مبارک کے پہلو میں دو اور مزارات مبارکہ بھی بتائے جاتے ہیں۔ جن میں ایک آپ کے خادم کا اور دوسرا آپ کے ایک صاحبزادے کا مزار ہے۔ غالباً یہ وہی صاحبزادہ ہیں جن کے بارے میں سیدنا ابوالحسن الشاذلی نے فرمایا تھا کہ میں ایک دن سیدی عبدالسلام مشیش کی بارگاہِ اقدس میں موجود تھا۔ آپ کے ہمراہ آپ کے ایک صاحبزادہ بھی تشریف فرما تھے۔ اس دوران مجھے خیال آیا کہ میں جناب شیخ سے اللہ تبارک وتعالیٰ کے اسمِ اعظم کے متعلق سوال کروں۔ ابھی اس خیال کا آنا تھا کہ فوراً وہ صاحبزادہ اٹھے اور مجھے زور سے ہلا کر کہنے لگے اے ابوالحسن تو سوچ رہا ہے کہ تو شیخ سے اسمِ اعظم کے بارے میں سوال کرے۔

سیدنا عبدالسلام مشیش کے احاطۂ مزار کے ارد گرد کئی مزارات ہیں۔ جن کے بارے میں ہمیں بتایا گیا کہ ان میں سے اکثر مزارات آپ کی اولاد و امجاد اور کچھ دوسرے اولیائے کرام کے مزارات مبارکہ ہیں۔ آپ کی نسبی اولاد ابھی تک چلی آرہی ہے اور شرفاء کے نام سے مشہور ہے۔

سیدنا عبدالسلام مشیش کے قرب میں کچھ وقت گزارا اور یہاں بیٹھے اپنی قسمت پر فخر و ناز کر رہے تھے کہ ان بزرگوں کا ہم پر کتنا کرم اور مہربانی ہے کہ سال 2006ء میں بانی سلسلہ شاذلیہ کی بارگاہ میں حاضری کا شرف حاصل ہوا اور اب سال 2007ء میں آپ کے مرشد کریم قُطبِ وقت سیدی عبدالسلام مشیش کے قرب میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ کوئی شخص بھی خود ان مقاماتِ مقدس پر حاضری نہیں دے سکتا بلکہ جو بھی جاتا ہے وہ صرف انہی کی توجہ اور منظوری سے جاتا ہے۔ بحمد للہ! یقیناً ہم خوش قسمت ہیں کہ یہ بزرگانِ دین ہم ناچیزوں پر خصوصی مہربانی اور توجہ فرماتے ہیں اور اگر بات دنیاوی مال و متاع کی ہوتی تو میں

ذاتی طور پر ایسے بے شمار افراد کو جانتا ہوں کہ جن کے پاس دنیاوی اسباب کے انبار لگے ہیں لیکن وہ آج تک کسی بھی سفرِ زیارات کیلئے روانہ نہ ہو سکے۔ لہٰذا اپنی خوش قسمتی اور سعادت مندی پر نہایت عجز و انکسار سے بارگاہِ رب العالمین میں شکر ادا کرتا ہوں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ہماری اس چند روزہ زندگی میں ایسے سفرِ زیاراتِ مقدسہ کو جاری وساری رکھے۔ آمین۔

سیدی عبدالسلام مشیش کی بارگاہِ مبارکہ میں الوداعی سلام کے بعد پہاڑ سے نیچے اترنا شروع ہوئے تو اچانک حضرت سیدنا عبدالسلام مشیش کی اولادِ مبارک کی ایک شخصیت نے ہمیں روک لیا اور کہا کہ آپ سیدی عبدالسلام مشیش کے مہمان ہیں، آپ سب لوگ میرے ساتھ میرے گھر چلیں تاکہ میں آپ کی خدمت کروں۔ ہم یہ سن کر حیران ہو گئے اور ان کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ ہم اجازت چاہتے ہیں کیونکہ ہم جلدی میں ہیں لیکن وہ بضد تھے بالآخر یہ طے پایا کہ ایک ہوٹل میں بیٹھ کر ان کی طرف سے چائے کی دعوت قبول کی جائے۔ پھر ان کے ساتھ مل کر ایک ہوٹل میں بیٹھے۔ چائے کی محفل کے دوران ان سے بڑی مفید معلومات حاصل ہوئیں۔ انہوں نے بتایا کہ حج کے مبارک دن یعنی یومِ عرفہ والے دن لاکھوں کی تعداد میں زائرین اس مقام پر حاضری دیتے ہیں۔ اسی طرح عید میلاد النبی ﷺ کے موقع پر بھی یکم ربیع الاول تا بارہ ربیع الاول شریف محافلِ ذکر وفکر منعقد ہوتی ہیں۔ اسی طرح ہر سال یکم جولائی کو بادشاہِ وقت کی طرف سے ایک سرکاری وفد حاضری کے لئے آتا ہے اور اس موقع پر یہاں مقیم سیدنا عبدالسلام مشیش کی اولاد میں تحائف تقسیم کئے جاتے ہیں۔ اس شخصیت کے ہمراہ کچھ وقت گزارنے کے بعد الوداعی ملاقات کر کے چشمۂ سیدی عبدالسلام مشیش پر پہنچے تاکہ اس کا متبرک پانی پیا جائے۔ پہاڑ پر یہ چشمہ آپ ہی کی دعا سے جاری ہوا تھا جو اب تک موجود ہے۔ اس چشمے کا پانی انتہائی شفاف اور ٹھنڈا ہے۔ جی بھر کر پانی پیا، اس کے بعد گاڑی میں سوار ہو کر واپس شہر العرائش پہنچے۔ نمازِ ظہر ادا کی، ہوٹل سے سامان اٹھایا اور ایک ٹیکسی میں سوار ہو کر مولائی مھدی ریلوے سٹیشن کی طرف روانہ ہوئے اور وہاں سے چار بجے والی ٹرین میں سوار ہو کر تقریباً سوا سات بجے رباط پہنچ گئے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ ان بزرگانِ دین کی بارگاہوں میں ہماری حاضریوں کو قبول و منظور فرمائے۔ آمین



ماشاء اللہ

مجلس نمبر 4

چوہدری اللہ رکھا قادری (راولپنڈی)

عید میلاد النبی ﷺ کے حوالہ سے دربار شریف پر عرس کا سا سماں ہوتا ہے۔ حضور سائیں اس مبارک دن کی مناسبت سے پروگرام کو بڑے احسن انداز سے ترتیب فرماتے ہیں۔ تاکہ مریدین کے دل میں حُبِ رسول مقبول ﷺ کے جذبہ کو جلا بخشی جائے۔ اس سلسلہ میں مجالس، نعت خوانی کے علاوہ سائیکل سوار سے لیکر کار، ٹریکٹر، ٹرالی، ریڑھی اور تانگہ والوں کو بہترین سجاوٹ پر انعامات سے نوازا جاتا ہے۔ یہ محفل ہر ایک کو حبِ رسول کی طرف راغب کرنے کا ذریعہ بنتی ہے۔ علاوہ ازیں جلوس پُر رونق اور باوقار ہونے کے ساتھ ساتھ حمد و نعت کے ترانوں سے گونج رہا ہوتا ہے۔

اس دفعہ عید میلاد النبی ﷺ کے جلوس میں شرکت کے سلسلہ میں ہم یعنی بھائی محمد اسلم، بھائی نزاکت حسین اور میں حاضرِ خدمت ہوئے تو آپ نے فرمایا نزاکت کو ساتھ لو اور اپنے کام کو سنبھالو۔ ہماری چونکہ لنگر خانہ پر ڈیوٹی ہوتی ہے۔ وہاں چلے گئے۔ دوسرے دن لنگر خانہ سے فارغ ہو کر حضور سائیں کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ بھائی سید ابرار حسین شاہ صاحب عید میلاد النبی ﷺ کے جلسہ کے سلسلہ میں آزاد کشمیر گئے ہوئے تھے۔ اُن کا بار بار فون آ رہا تھا کہ میری حضور سائیں سے بات کروائیں تاکہ میری حاضری ہو جائے۔ فون پر حضور سائیں سے بات کروائی۔ آپ نے ازراہِ مزاح فرمایا شاہ جی اللہ رکھا کل کا آیا ہوا ہے اور آج میرے متھے لگا ہے۔ خیر میں مجلس میں بیٹھ گیا۔ آپ اس وقت اوصافِ درویش کے حوالہ سے گفتگو فرما رہے تھے۔ ''آپ نے فرمایا درویش کو غرض اور غدر سے اجتناب کرنا چاہیے۔ درویش کیلئے سبق ہے کہ وہ مَیں کو بیچ میں سے نکالے۔ رجوع الی اللہ والی سختی کی مشق کرتا رہے۔ اپنا دھیان اور گیان اسی ذاتِ لم یزل کی طرف رکھے۔ مرشد نے جس طرح سبق پڑھایا ہے کہ غیر کی نفی کر کے اپنے اندر بیلی کی محبت کو جگہ دینی ہے کیونکہ تیرے گھر میں دوئی کی گنجائش نہیں ہے۔ ایک ہی کا ہو جا۔ بُعد، کینہ اور حسد کی بیماری کو اپنے نزدیک نہ آنے دے۔ جب تُو اس متعین کردہ منزل کی طرف رواں دواں ہو گا تو تیرے راستہ میں جو بھی رکاوٹ آئے تو رجوع الی اللہ کی کسوٹی کو سامنے رکھ۔ یعنی اس تصور میں رہ کہ بیلی میرے ہر فعل کو دیکھ رہا ہے۔ میرا اٹھنا بیٹھنا، کھانا، پینا سب بیلی کی نظر میں ہے۔ اگر تو اس تصور میں رہے گا تو تیرے ہر کام میں بیلی تیری رہنمائی کرے گا۔ اگر تو اس تصور سے ہٹ گیا تو پھر اُس دائرے سے خارج ہو گیا جو اس نے منزل کے تعین کے وقت بنایا تھا۔ منزل